REGISTERED

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے | ۱۸ فروری ۱۹۱۰ء | نمبر ۷

سنڈے اسکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲ر فی سبق محصول ڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کے واسطے صرف ایک روپیہ اور محصول ڈاک +

یہہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں۔ جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور ان کے ساتھہ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں +

حقیقت یہہ ہے

کہ یہہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالونمیں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے اسلئے بذریعہ اِس اشتہار کے ترغیب دی جاتی ہے کہ تمام مشن اسکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں۔ کئی ایک مشن اسکول انکا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں اُن کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں۔ درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی۔ وی۔ پی کے ذریعہ سے۔

مُفید کتابیں! مُفید کتابیں!! مُفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱-مسیح کی تعلیم-قیمت اردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر- رومن اُردو ۱۲ر +

۲-حالات جاپان-قیمت ۳ر-کپڑا ۸ر +

۳-شریف بیبیاں-قیمت ۳ر-کپڑا ۶ر +

۴-گنجینہ اسلام-قیمت رومن اُردو ۸ر +

۵-موازنہ مذاہب-قیمت رومن اُردو ۸ر +

۶-سیر ہند-قیمت باتصویر-عمصہ ر

۷-عزت بے مثال-قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +

۸-دولت لازوال-قیمت ۳ر-۵ر-۸ر +

۹-سمیر دائے-قیمت ۶ر-۱۰ر +

۱۰-آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں-
قیمت ۶ پائی +

۱۱-خاندانی فرائض-قیمت ۴ر-۱۲ر +

۱۲-رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ر +
اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہی کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱-ستیارتھ پرکاش درپن-قیمت ۸ر +

۲-اصلاح اخلاق-قیمت ۵ر +

۳-اصلاح تمدن-قیمت ۵ر +

۴-مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہی-
قیمت ۳ پائی +

۵-یسوع مسیح کون تھا-قیمت ۱ر +

۶-مسیح کی تعلیم-قیمت ۴ر-کپڑا ۸ر +

۷-رامپال سنگھ-قیمت ۲ر-۴ر +

۸-آوہ گون یا ابدی زندگی-
قیمت ۲ر

۹-چندر لیلا- +
قیمت ۲ر +

۱۰-تلاشِ حق-
قیمت ۳ر +

۱۱-رشیوں کا آبائی وطن-
قیمت ۲ر +

۱۲-سمیر دائے-
قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمایئے

آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہی؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱-اسلام میں مسیح-قیمت ½۱ر +

۲-خدائے اسلام-قیمت ۲ر +

۳-ینابیع القرآن-قیمت ۳ر +

۴-مسیح کی تعلیم-قیمت ۴ر کپڑا ۸ر +

۵-الکفارہ-قیمت ۶ پائی +

۶-دینِ اسلام-قیمت ۱ر +

۷-روس صاحب کے رسالے ۲۰ عدد-
قیمت فی عدد ۳ پائی +

۸-ینابیع الاسلام-قیمت ۸ر +

۹-کشف القرآن-قیمت ۶ر +

۱۰-اثمار شیریں-قیمت ۵ر +

۱۱-فوز العظیم-قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشان

لودیانہ - جمعہ ۱۸ فروری سنہ ۱۹۱۰

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

قدیم پودا جو اہل برٹن خوراک کے کام میں لاتے تھے۔ اسپائگین نامے تھا +

سب سے پودا اگرچہ آجکل بھی استعمال میں لایا جاتا ہے انگلستان میں سینٹ مارٹینس کلفر ربی ہے +

ایک سائپرس کا درخت مقام چل ٹپی واقعہ میکسیکو میں بتایا جاتا ہے جس کی عمر ۶۲۰۰ برس کی کہتے ہیں یہ دنیا میں سب سے پرانی چیز تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے دہڑ کا قطر ۱۱۸ فیٹ کا ہے +

دنیا کے مختلف ممالک میں سپاہیوں کی شرح مشاہرہ مختلف ہے۔ سوئزرلینڈ کے سپاہی کو ۳ پونڈ ۴ شلنگ سالیانہ ملتے ہیں۔ روس کے سپاہی کو ۵ پونڈ دیئے جاتے ہیں۔ فرنچ سپاہی ۴ پونڈ پاتا ہے۔ جرمن کے سپاہی کو ۴ پونڈ ملتے ہیں۔ آسٹرین ۴ پونڈ سپینیش ۶ پونڈ اور برٹش سپاہی کو ۱۱ پونڈ سالیانہ تنخواہ ملتی ہے +

ایل۔ ایم۔ سوسائٹی کے پادری جان میگوون صاحب کو جو مقام امواے واقعہ چین میں رہتے ہیں۔ تین اشخاص کی طرف سے دو پونڈ بیضے اشلنگ بطور چندہ کے ملا ان چندہ دینے والوں میں ایک بت پرست تھا جس نے یہ کہتے ہوئے چندہ دیا کہ یہ سوسائٹی نیکی کے کام امواے میں جو کام کرتی ہے میں اُسکو اسے کام کی مد میں دیتا ہوں +

کنا ڈا کے مقام ونی پیگ میں ایک ہی اتوار چندہ میں ۱۲۰۰ روپیہ ڈالا گیا۔ پادری سی ایچ ولیم صاحب نے صبح کو اعلان دیا کہ شام کو کلیسیائی اخراجات کے لئے چندہ ہوگا اور شام کے وقت یہ رقم چندہ میں آئی +

ہز ہائینس نظام حیدرآباد نے دس لاکھ روپے بمبئی میں دو بنگلے خریدے ہیں جہاں وہ اپنے محلات تعمیر کرینگے

ریوٹر کا ایک تار مظہر ہے کہ بخارا میں سنیوں کے درمیان جو فساد برپا ہوا اُس میں ۵۰۰ آدمی مقتول ہوئے ۔ اور اُسی قدر مجروح +

پٹیالہ کے کنور رندھیر سنگھ امپیریل اجیس لیٹو کونسل کے میمبر نامزد ہوئے +

ہمعصر پنجاب ایجوکیشنل جنرل مخبر ہے کہ ۲۹۲ ۴ طلبا میں سے جو ٹریننگ کالج سے نکلے ہیں ۲۰۶ طلبا ایسے ہیں جنکو کوئی آسامی نہیں ملی اور نہ ملنے کی کچھ امید ہے کہاں وہ وقت تھا کہ ایک ٹرینڈ اُستاد نہ ملتا تھا۔

خان بہادر شمس العالم کے قاتل کو جس کا نام برندرناتھ گپت ہے اور جس کی عمر صرف ۱۹ سال ہے۔ عدالت عالیہ کلکتہ سے بعد ثبوت جرم و اقبال سزائے موت کا حکم سُنایا گیا

نارتھ ویسٹرن ریلوے کو ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کے پہلے ۸ ہفتہ میں چودہ لاکھ بیس ہزار روپے آمدنی ہوئی پچھلے سال کے اسی ہفتہ میں ۱۳ لاکھ ۴۱ ہزار روپے وصول ہوئے تھے۔

ہندوستان کے تمام صوبوں کے اگریکلچرل کالجوں میں زرعی تعلیم کے لئے یکساں مستند نصاب تعلیم جاری ہوگا اور تین سال کی باقاعدہ تعلیم کے بعد طلب کو ڈگری ملا کرے گی یہ ڈگری سرکاری ملازمت کیلئے بی اے اور بیچلر آف سائنس کے برابر سمجھی جائیگی۔

بمبئی میں ایکقسم کا مچھر دریافت ہوا ہے جو ڈھکے ہوئے کنووں میں رہتا ہے اور بخار پھیلانے والے زہریلے مچھر کو کھا جاتا ہے۔

شہد کی مکھیوں سے ڈنگ لگوانے سے وجع مفاصل کے مرض میں ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد اور گٹھیہ کے مرض میں نہیں۔

ایام محرم میں شیعہ سنیوں کے درمیان امن و امان رہنے کے لئے ۶۰۰ پولیس کے سپاہی دیگر اضلاع سے لکھنؤ میں بلوائے گئے تھے۔

پنجاب گورنمنٹ نے منظور کرلیا ہے کہ ضلع لائل پور شاہ پور اور گجرانوالہ میں مالگزاری بذریعہ منی آرڈر تحصیل میں داخل کیجا سکتی ہے

نیا جہاز کشمیر جو پہلی مرتبہ پانی میں ڈالا گیا تھا۔ رنگون سے منڈالے کو ڈاک اور مسافر لیجاتا ہوا جلکر خاک سیاہ ہوگیا کوئی مسافر ہلاک نہیں ہوا۔ مگر ملاح اور جہاز کے کئی ملازم جلکر مر گئے۔ اس جہاز پر آٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا تھا اور اس پر دو لاکھ کا مال لدا ہوا تھا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

حُسنِ ظن

حُسنِ ظن جس کو زبانِ انگریزی میں Good opinion کہتے ہیں جس کسی کی نسبت ہوتا ہے اُس کی ضرور کچھ نہ کچھ اصلیت ہوتی ہے جس کی حقیقت پر اُس حُسنِ ظن کی بنیاد ہوتی ہے۔ دینِ عیسوی کی نسبت اگر ہم ایسی تلاش ان مختلف تحریرات میں کریں جو آجتک نہ صرف مسیحی علما کی قلم سے لکھی گئیں ہیں۔ بلکہ اُن ہشیار عمدہ تحریرات اور اقتباسات میں سے جو مخالفان دین مسیحی کی تحریر میں آچکی ہیں۔ تو ایک بڑی کتاب کی صورت میں یہ مضمون لکھا جا سکتا ہے۔ اور صدہا ہزارہا فقرے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن سے صاف پایا جاتا ہے کہ لرڈ یسوع المسیح کے اقوال بے نظیر اور قابل تقلید ہیں جنکو اکثر مخالفان دین مسیحی بہت موقعوں پر استعمال کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی دبی زبان سے خداوند یسوع مسیح کی پاک تعلیم کی خوبی کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن اُس کی نجات بخش باتوں کو ایمان سے قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں۔ لہذا اُس کے بغیر روحانی برکتوں سے محروم ہیں۔ ہر محقق کے لئے یہ باتیں غور طلب ہیں۔ کیا یہ صداقت کا ایک اعلیٰ ثبوت نہیں ہے جس کو تعصب مذہبی چھپانا چاہتا ہے؟

شاعروں کا مبالغہ اور مغالطہ اور اُدھیڑبن تو مشہور ہے۔ لیکن بعض اوقات وہ صداقت سے بالکل دور اور سچائی سے کوسوں پرے چلے جاتے ہیں۔ جو فی الحقیقت ایک بڑا عیب ہے۔ ہم ایک رسالہ میں مندرجہ ذیل غزل کو پڑھکر نہایت افسوسناک ہوئے ہیں۔

غزل

ہو سکا کچھ بھی نہ جب تیرے مریضوں کا علاج
اُٹھ گئے اپنا سا مُنھ لے کر مسیحا دیکھکر

کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ لرڈ یسوع المسیح نے اپنی زیست میں کوئی ایسا واقعہ دیکھا کہ کوئی مریض شفایاب ہونے سے محروم رہا ہو اور مسیحا عاجز رہ گئے ہوں! ایسا خیال ایک لمحہ کے لئے بھی گناہ ہے۔ کیونکہ اُس کی الٰہی قدرت کا انکار خُدا کی لامحدود اور ازلی قدرت کا انکار ہے۔ افسوس ہے کہ شاعر اکثر اصل حقیقت سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور صرف اپنی تُکبندی کا خیال رکھتے ہیں نہ کہ مضمون کا یا شاید مخالفت مذہبی کی وجہ سے دانستہ توہین کی ہے۔ بہر حال ایسی غزلیں اور نظمیں قابل اعتراض ہیں۔

ریویوز

صحیفہ محبوبیہ۔ اس نام کا ایک رسالہ بجواب رسالہ صحیفہ آصفیہ جناب مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نے نظام شاہ دکن کی خدمت میں بطور نذر کے گذرانکر شائع کیا ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے عرصہ دراز سے مرزائیوں کیساتھ بڑے زور و شور کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے دندان شکن جواب دیئے ہیں اس رسالہ میں مولوی صاحب نے مرزا صاحب کی پیشین گوئیوں کی بطالت کو بخوبی ثابت کیا ہے۔ اور صداقت کے لئے ذرا سا بھی شک کا مقام نہیں چھوڑا۔ یہ رسالہ مرزائیوں کے برخلاف عمدہ تصنیف ہے جس کی قیمت ۴ر ہے محصول علاوہ ہے جو مصنف سے ہی مل سکتا ہے۔ چاہئے کہ عیسائی مناد اس کا مطالعہ کریں۔

روحانی روشنی۔ اس نام کی ایک چھوٹی سی کتاب پرکاش دیو جی صاحب نے تالیف کی ہے۔ ناظرین شاید اسبات سے واقف ہیں کہ ہمارے بھائی براہم و برہم وادی حقیقت میں خوشہ چین ہیں جو ہر جگہ سے اچھی تعلیم کو بٹورتے اور اُس کو گرہن کرتے اور اس طرح پر اپنی تسلی کرنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیال سے جہاں تک روحانی روشنی کی باتیں اُنکو مل سکتی ہیں اُن پر سوچتے ہیں۔ بہت عمدہ اور اعلیٰ نصیحتیں اس چھوٹی کتاب میں درج کی گئی ہیں۔ جو فائدہ بخش ہیں۔ مگر اصلی حقیقی روحانی روشنی محض باتوں اور نصیحتوں میں نہیں ہے۔ بلکہ روحانی روشنی کا چشمہ اور منبع روح القدس ہے یعنے خدا کی پاک روح۔ جہاں روح القدس کا پاک اثر نہیں وہاں روحانی روشنی ہو نہیں سکتی۔ یہ کتاب ۱۸۴ صفحوں کی ہے قیمت بغیر جلد ۸ر مجلد ۱۰ر

ہمعصر کوکب ہند مطبوعہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۹ء رقمطراز ہے کہ "ہماری مشن کے کام میں شروع ہی سے زیادہ کام ہند کے اندر کی طرف میں ہوا ہے لیکن آجکل خبر آئی ہو کہ دکھن میں بھی اب خوب کام ہو رہا ہے گذرے سال کے بیچ میں بستر میں ایک ہزار آدمی سے زیادہ نے بپتسمہ پایا۔ اور حیدرآباد ڈسٹرکٹ میں تین ہزار سے زیادہ اسال مسیحی ہوئے۔ آجکل کل اطراف سے خبر آئی ہے کہ غیر اقوام مسیح کے بارے میں سوچنے لگے ہیں اور بڑی سنجیدگی کیساتھ اُس کی طرف رجوع ہوتے ہیں اندیشہ ہو کہ اگر نارتھ انڈیا اور نارتھ ویسٹ انڈیا میں ہمارے کارگذار جاگ نہ جاویں تو ہم لوگ پیچھے رہ جاوینگے"۔ ہم اس خبر کو سنکر بہت خوش ہوئے ہیں اور امید ہو کہ خدا کا کلام اس تمام ملک میں ایک زندہ تاثیر کے ساتھ کام کریگا اور لوگ طریق نجات کو جو بائیبل پیش کرتی ہے قبول کرنے کیلئے جلد تیار ہونگے اور سچائی کو جانکر شیطان اور گناہ کی غلامی سے آزاد ہونیکی جلد کوشش کرینگے اور توبہ اور ایمان کے وسیلے سے بیش بہا نجات کی برکت کو فوراً حاصل کرینگے



ہم پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس صاحب کی موت کا مختصر حال درج اخبار کر چکے ہیں جو گذشتہ ماہ میں اپنے دنیاوی سفر کو ختم کر کے ابدی آرام کے لئے خداوند کے پاس جا پہونچے ہیں۔ ہم کو انتظاری تھی کہ کوئی ناظرین نور افشاں میں سے اُن کی زندگی کا مختصر حال لکھ کر ہمارے پاس بھیجے تو ہم خوشی سے درج اخبار کریں۔ مگر اب تک کسی نے اس طرف توجہ نہیں کی ہے۔

پادری صاحب مرحوم ایک عالم و فاضل شخص تھے۔ اور اپنی تمام عمر بڑی عمدہ خدمات انجام دیتے رہے اور مختلف مشنوں میں کام کرتے رہے۔

پادری صاحب مرحوم باعتبار دینی معلومات کے ایک اچھے عالم تھے نہ صرف وہ محمدی مذہب سے پوری واقفیت رکھتے تھے بلکہ ہندو مذہب سے بھی وہ کچھ کم واقفیت نہ رکھتے تھے چنانچہ انہوں نے ہر دو مذاہب کے خلاف بڑی عمدہ لاجواب مدلل کتابیں لکھی ہیں جو مسیحی اور غیر مسیحی پبلک نے مطالع کی ہیں اور اکثر احباب نے اُنکی نسبت سُنا ہو گا وہ تحریر و تقریر میں جہاں جہاں کہ موقعہ ملا سبقت لیجاتے تھے۔ اور اُن کا کلام نہایت صاف اور مدلل ہوتا تھا منجملہ اُنکی چند تصنیفات یہ ہیں

۱۔ اظہار عیسوی
۲۔ محمد بے کرامت
۳۔ عدم ضرورت قرآن
۴۔ وید مذہب
۵۔ حکمت الالہام
۶۔ انفصال ولادت مسیح
۷۔ سیرت المسیح و المحمد
۸۔ تنقیح مباحثہ
۹۔ ریویو براہین احمدیہ
۱۰۔ ستیارتھ پرکاش درپن
۱۱۔ آواگون یا ہمیشہ کی زندگی
۱۲۔ انجیل یا قرآن وغیرہ وغیرہ

جو وہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ پادری صاحب اکثر نور افشاں کے لئے عمدہ عمدہ مضامین لکھا کرتے تھے اُنکا آخری مضمون "بینات یسوع ناصری" تھا جو ماخوذ از پنڈت چند آریہ کے رسالہ "یسوع ناصری" کا جواب ہے۔ اُنکی وفات سے چند ہفتے پیشتر مضمون نور افشاں میں شائع ہو چکا ہے اُمید ہے کہ وہ ایک رسالے کی صورت میں جلد شائع ہوگا۔ پادری صاحب مرحوم مرد میدان تھے مباحثہ میں پہلے حاضر ہو جاتے تھے اور بڑی دلیری سے کلام کرنیکو تیار تھے۔ اُنکی جگہ خالی ہے خدا اُنکی جگہ جلد کسی اپنے بندے کو پیدا کرے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر

ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ مجھے خدا کی قسم مجھے کوئی شخص کسی معاملہ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے اپنے پاس سے کوئی حکم دیا ہے میں نے وہی جائز کیا جس کی بابت خدا نے حکم دیا اور میں نے انہی چیزوں کی ممانعت کی جو خداوند کریم نے اپنی کتاب میں منع فرمائی ہیں۔

اقول۔ مندرجہ بالا کلام صاف ظاہر کرتا ہے کہ محمد صاحب نے جو کچھ کیا اور کہا اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا۔ بلکہ خدا کے فرمانے کے مطابق کیا سو وہ ذمہ داری سے بری ہیں۔ پر ہماری عرض ہے کہ اب ثبوت اسباب کا ہی۔ کہ آیا ایسا حکم خدائے قدوس دے سکتا ہے کہ جس میں ایک کا فائدہ اور دوسرے کا نقصان ہو اور اُس پر ظلم ہو۔ سختی ہو۔

قولہ۔ یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ دو قیدیوں میں سے ایک یعنے حکم بن کیسان نے اسلام قبول کر لیا اگرچہ اُس کو قید سے آزاد کر دیا گیا تھا تاہم اُس نے آنحضرت کی خدمت سے علیحدہ ہونا پسند نہ کیا اگر ان قیدیوں کو ظلم سے پکڑا جاتا تو یہ اسلام کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے یہ جائے گمان ہے کہ ایک ایسا مسلمان بنجاتا کہ اُس نے پھر باوجود آزاد ہونے کے حضرت نبی کریم صلعم کی خدمت سے دور ہونا گوارا نہ کیا۔ حکم کا ایمان یہانتک محکم ہو گیا تھا کہ آنحضرت نے اُسکو واعظ مقرر کیا۔

اقول۔ جبکہ مسلمانوں نے حملہ کیا اور اُن کو شکست ملی اور وہ قید کئے گئے تو کیا یہ ساری باتیں نرمی دکھلانے کی تھیں یا سختی؟ جبکہ وہ شخص اسیر تھا اور مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھا تو اُن کا اثر اُن پر غالب تھا۔ اگر اُس نے اپنے بچاؤ کی صورت میں اسلام کو قبول کیا ہو تو کیا عجب ہے؟ کیونکہ مصیبت میں ہر کوئی انسان آزمائش میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہ موقعہ ایسا ہی تھا کہ وہ شخص دیکھ رہا تھا کہ مسلمانوں کی طرف غالب آ رہی ہے۔ اور قریش مغلوب ہو رہے ہیں اب اس سے بہتر موقعہ اور کیا ہوگا۔ چلو اب اس غالب جماعت کیساتھ ہی رہیے آزادی پیدا ہے کی حقیقت اُس بیچارے قیدی کو کیا معلوم تھی؟ اسکو واعظ بنا کر تو اُس کا درجہ بھی سرفراز ہو گیا۔ اُس کو اور کیا درکار تھا؟ آزاد بھی ہوا اور منادی بھی بنا۔ عزت پائی اور حملوں کے خوف سے بھی محفوظ ہوا!

قولہ۔ جس بات کا پیغمبر خدا صلعم کو خوف تھا آخر وہی وقوع میں آئی۔ قریش کے دس ہزار مضبوط سپاہی مسلمانان مدینہ کو نیست و نابود کرنے کیلئے مکہ سے روانہ ہوئے اس فوج کے سپہ سالار قریش کے تمام سردار تھے۔ قریش کی اس فوج کے کوچ کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ مکہ میں یہ خبر پہونچی کہ مسلمان ایک مکہ کے قافلے پر جو شام سے آ رہا تھا۔ حملہ آور ہوئے ہیں۔ اور اس کا تعاقب کر رہے ہیں۔ جو شخص یہ خبر لایا اس کے منہہ سے یہ الفاظ نکلے "اے قریش! اے قریش! تمہارے قافلہ کا تعاقب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کر رہا ہے بس مدد کرو۔ مدد کرو"۔

اقتباس

ایک بیغرض کام

ایک بادشاہ نے ایک بڑا گرجہ گھر بنوانا چاہا۔ پر اُس نے چاہا کہ وہ بڑی عالیشان عمارت صرف اُس کی طرف سے بنے اور کوئی اُس کے لئے کچھ نہ دے۔ اور زر کثیر سے وہ عمدہ گرجہ تیار ہوا۔ اور اُس کے ایک کونے میں ایک تختی لگائی گئی جس پر اُس بادشاہ کا نام کندہ کیا گیا لیکن رات کے وقت اُس نے خواب دیکھا کہ ایک فرشتے نے آکر اُس کا نام مٹا دیا اور اُس کی جگہ ایک غریب بیوہ کا نام کندہ کیا ہوا نظر آیا۔ اور یہ خواب تین دفعہ دکھلائی دیا۔ تب بادشاہ نے اُس بیوہ عورت کو بلا کر پوچھا کہ کیوں تم نے میرا حکم توڑا۔ اس عورت نے کانپتے ہوئے جواب دیا کہ میں خدا کو پیار کرتی تھی۔ میں نے چاہا کہ اپنے خُدا کے لئے کچھ خدمت کروں اور گرجہ کے کام میں مدد کروں اور چونکہ ظاہر طور سے حکم کے سبب سے میں کچھ نہ کر سکتی تھی پس میں نے اُن بیلوں کے لئے جو پتھر اُٹھا کر لاتے تھے۔ گھاس لا کر ڈالا۔ بادشاہ نے معلوم کیا کہ میں نے تو یہ کام اپنی نیک نامی کے لئے کیا تھا۔ پر اس بیوہ نے خُدا کے لئے یہ کام کیا۔ اُس نے حکم دیا کہ اس تختی کے اوپر اس کا نام کندہ کرو۔ (ایف ویلیس)

سینٹ پیٹرس برگ سے خبر پہونچی کہ چونکہ سرکاری پرشیا کو روپے کی سخت ضرورت ہے اس لئے پرشیا نے انگلستان و روس سے درخواست کی ہے کہ:- ....ہم بطور قرضہ کے دیویں۔

مراسلا

ارکان ستہ

میری غرض اس وقت یہ نہیں کہ میں اس تعلیم کی تکذیب کروں پر میرا پہلا مقصد تعلیم مذکور کو ظاہر کرنے سے یہ ہے کہ حاضرین خوب سمجھ لیں کہ ہماری عزیز محمدی قوم جس وحدت آلہی کی معتقد ہو۔ وہ وحدت آلہی کیا ہے؟ اور دوسرا مقصد تعلیم مذکور کو پیش کرنے سے یہی ہے۔ کہ میں اس تعلیم کے خلاف اُن دلائل کا مختصر بیان کروں جو قرآن عربی میں تعلیم ہذا کی تکذیب کر رہے ہیں۔

حاضرین نے تصور اوّل کے ضمن میں سُنا کہ بت پرستانِ عرب کا آلہی تصوّر خاص وجوہات سے جھٹلایا گیا اور وہ وجوہات اگرچہ بہت نہ تھیں مگر دو۔ پس وہی دونوں وجوہات تصوّر ہذا کے زور کو توڑ دینے کے لئے کافی ہیں۔ اور وہ دو وجہیں بائبل اور معتقدانِ بائبل ہیں یا یہی بائبل اور علمائے بائبل وحدت آلہی پر سند تسلیم کئے گئے ہیں۔ اور وہ تعلیم وحدت یا غیر وحدت جو بائبل سے سند نہ رکھے اور جس پر علمائے بائبل کی شہادت نہ ہو وجہ اعتبار و یقین سے خارج ٹھہرائی گئی ہے۔ اب تصوّر ہذا کی وحدت وجودی جب تک علمائے بائبل اور بائبل سے ثبوت نہ پائے ہرگز اعتبار کے لائق شمار نہیں ہو سکتی ہے اور اگر علمائے قرآن۔ قرآن عربی کا کچھ بھی لحاظ کرینگے تو وہ بائبل اور بائبل کو ماننے والے علمائے بائبل کی سند کی کسی طرح سے حقارت نہیں کر سکتے اور اگر کوئی قرآن عربی سے منکر ہو جائے تو اُس کے روبرو ہمیں قرآن عربی پیش کرنا ضرور نہیں ہے۔ پس تعلیم ہذا از روئے قرآن درست مانی نہیں جا سکتی ہے تاوقتیکہ بائبل سے ثابت نہ ہو کیونکہ وحدت آلہی میں بائبل سند تسلیم ہو چکی ہے۔

تعلیم مذکور بلاشک اعتقاد و یقین کے لئے نہایت خطرناک ہے۔ اس کا منشا یہ ہے کہ خدا کی شخصیت کو ایسا تقسیم کیا جائے کہ تمام مخلوقات کی دیدنی اور غیر دیدنی حقیقتیں اس کی ذات و شخصیت کے جزو تسلیم کی جائیں اور مذاہب اور انبیا اور الہام و کتاب کے وجود کا اور نیکی بدی کے امتیاز کا ایک سرے سے انکار کیا جائے اور انسان کو اس کے اعمال و افعال کی ذمہ داری سے آزاد کر دیا جائے اور تمام خیر و شر کا فاعل خدا ہی کو سمجھا جائے پس یوں بت پرستان عرب کے مکروہ اعتقاد کو پھر کے ثابت و قائم کر دیا جائے جس کی تردید محکمات نے تصور اول میں کی تھی پس یہ تصوّر تصوّر اول کی نسبت زیادہ مکمل شرک کا سوتا ہے۔ کیونکہ اس تصوّر میں صرف بت پرستانِ عرب کے متعدد معبود ہی الوہیت کے حقّے دار نہیں سمجھے گئے پر ایک ایک مخلوق اللہ کی الوہیت میں ساجھی بنا دیا گیا ہے۔ پس یہ تو وحدت وجودی کی تعلیم کا لب لباب ہے۔ اس کے جواب میں ہم اس وحدت کے معتقدوں سے ضرور یہ پوچھیں گے۔ أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِ يُشْرِكُونَ۔ یعنے کیا ہم نے ان پر کوئی ایسی دلیل اُتاری ہے جو وہی کچھ ان سے بولتی ہو۔ جو وہ شرک کرتے ہیں؟ روم آیت ۳۵۔ ایسی وحدت وجودی کی صحت کے کیا وجوہات ہیں۔

سوم محکمات قرآن کا آلہی تصوّر

میں نے تصوّر اوّل کو حاضرین کے روبرو پیش کیا اور دکھایا کہ محکمات قرآن کے مصنف نے اُسے وجہ اعتبار و یقین سے خارج اسلئے کر دیا کہ اس تصوّر کے مسلمات بائبل کے خلاف اور علمائے بائبل کی شہادت ثبوت میں نہ رکھتے تھے۔ اور پھر تصوّر دوم میں ایک ایسا تصوّر دکھایا جسے وحدت وجودی کا نقشہ کہہ سکتے ہیں

گو یہ تصور مسلمات قرآن میں جگہ رکھتا ہوا دکھایا گیا ہے۔ مگر درحقیقت اُس کی وہی قدر و قیمت ثابت ہوئی جو تصور اوّل کی تھی اگرچہ اس تصور کی معتقد تمام محمدی قوم فی زمانہ ہوتی چلی گئی ہے اور چونکہ یہ تصور ہماری قوم مذکور کے اعتقاد کا جزو بنا دیا ہے لہٰذا اس کی تردید کی زیادہ ضرورت ہے۔ اس لئے تصور ہٰذا میں ہم اس کی زیادہ تردید کے وجوہات سُناتے ہیں۔ اس سے میرا وہی دعویٰ ثابت ہوگا جسے تصور اوّل کی تردید میں پیش کر آیا ہوں اور تصور ثانی کی تنسیخ بھی قایم ہو جائے گی

(باقی آیندہ)

جان ولیم

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

جبکہ سارمتہ سی جزیرے میں پرچار مشن پہلے ہی قایم ہوا تھا تو وہاں کوئی زبان ایسی نہ تھی جو لکھی جاسکے۔ ایک دن ولیم نے اپنے مکان سے کچھ چیز منگانی چاہی۔ اور اس لئے اس نے ایک لکڑی کے ٹکڑے پر جو کچھ اُس نے منگانا تھا لکھکر وہاں کے باشندے کو بلا لیا اور کہا کہ اسے میرے گھر لیجاؤ اور میری بیوی کو دیدو۔ اُس نے اُسے لے لیا اور کہا کہ میں اُسے کیا کہوں اس نے جوابدیا کہ تم نے کچھ نہ کہنا یہ ٹکڑا خود بخود جو میں کہنا چاہتا ہوں کہدیگا۔ باشندہ حیرت سے کہنے لگا کہ یہ کس طرح ہویگا اس کا کوئی منہ ہے۔ ولیم نے کہا کچھ وقت ضائع مت کرو اور اسے لیجاؤ اور وہ اُسے مسز ولیم کے پاس لیگیا اُس نے اُس کو پڑھا اور چیز دیدی۔ باشندے نے چیز لیلی اور کہا ٹھہریئے آپ کس طرح سے جانتی ہیں کہ ولیم نے یہ چیز منگوائی ہے۔ اُس نے جواب دیا تم یہ ٹکڑا نہیں لائے۔ باشندہ بولا بیشک۔ مگر اُس نے تو کچھ نہیں کہا۔ اُس نے کہا کچھ پرواہ نہ کرو مجھ کو معلوم ہوگیا کہ اُنہیں کس چیز کی ضرورت ہے۔ باشندہ جھپٹ کر گھر سے باہر نکلا اور ٹکڑے کو لے کر سر اونچا کر گاؤں کی طرف چلاتا ہوا دوڑا کہ دیکھو دیکھو یہ انگریز کیسے عقلمند ہیں۔ یہ لکڑی کے ٹکڑوں کو بلواتے ہیں۔

ولیم کی قربانی

۱۸۳۸ء میں وہ معہ مسٹر ہیرس کے جزائر اروڈینگا میں گیا اور مسٹر ہیرس کو وہاں چھوڑ کر آپ جزیرہ ٹانا میں پرچار کے لئے گیا۔ وہاں اُس نے ایک مشنری جہاز کے لئے ۲۰۰۰ پونڈ جمع کئے اور جب وہ اروڈینگا کو واپس آیا تو وہ خیال کرتا تھا کہ اُسکی ویسی ہی عزت ہوگی جیسی کہ جزیرہ ٹانا میں ہوئی مگر یہ خیال غلط ثابت ہوا کیونکہ مسٹر ہیرس مار ڈالا گیا تھا۔ اور جب ولیم وہاں جا پہونچا تو ایک لاٹھیوں اور برچھیوں کے مسلح دستہ نے اُن پر حملہ کیا اُنہوں نے بھاگنا چاہا۔ مگر ولیم دوڑتا ہوا گر پڑا اور ایک آدمی نے اُسے برچھیوں سے مار ڈالا اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا بہت مشکل سے اُس کے جسم کا ایک ٹکڑا ملا جس کو اپیسیا میں دفن کیا گیا جن جزیروں میں ولیم گیا تھا وہاں کے باشندوں نے بڑا ماتم کیا۔ اور ہزاروں آدمی انگلینڈ میں اُس کی وفات پر آٹھ آٹھ آنسو روئے کیونکہ اُن کا ذاتی دوست جاتا رہا۔ ۱۹۱۰ء میں اُسی جزیرہ اروڈینگا کے باشندوں نے جہاں وہ قتل ہوا تھا ۲۲۵۰ روپیہ بھیجا کیونکہ وہ عیسائی ہوگئے تھے تاکہ اُن کی زبان میں اُسکی ایک یادگار قایم کی جاوے

(رہبر پرچارک)

ویدک شناسائی

۲۷۔ نیوگ اور رگ وید

سوامی دیانند سرسوتی نے ان دنوں میں نیوگ کی تعلیم پھیلائی اور بہت سے لوگ جو اپنے کو آریہ کہتے ہیں اس تعلیم کی پیروی کرتے اور سمجھتے ہیں کہ یہ ایک ویدک ریت ہے۔ اگر یہ محض تعلیم ہی تعلیم ہوتی اور لوگ اس ریت کو عمل میں لانے پر آمادہ نہ ہوتے تو ہم اس ریت کا نام تک نہ لیتے پر جس حال لوگ اس کو عمل میں لانے پر مستعد ہورہے ہیں تو ہمارا یہاں پر خاموش رہنا مناسب نہیں ہے۔

ہمارا کام مورخ کا کام ہے لہٰذا ہم یہاں پر نیوگ کی تعلیم پر بحث نہیں کرینگے محض تواریخ کی رو سے اتنی بات دریافت کرینگے کہ نیوگ کی ریت ویدک زمانے کے آریوں کے درمیان مروج تھی یا نہیں۔

پیشتر اس کے کہ ہم ویدک منتروں میں ڈھونڈیں۔ ہم اسباب کو دریافت کریں کہ نیوگ کی ریت جس کا دعوےٰ کیا جاتا ہے سو کیا ہے۔ سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں نیوگ کی بابت جو کچھ تحریر کیا ہے اس سے اس ریت کی بابت ذیل کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

۱۔ اکشت یونی بیوہ اور اکشت ویریہ رنڈوے کا دوبارہ بیاہ جائز ہے۔ سو نیوگ اُن کے لئے نہیں۔

۲۔ اگر (بیوہ) عورت اور (رنڈوے) مرد برہم چریہ میں قایم رہنا چاہیں تو کوئی بھی خرابی نہ ہوگی۔ سو نیوگ اُن کے لئے بھی نہیں۔

۳۔ اگر خاندان کے سلسلے کو جاری رکھنے کے لئے کسی اپنی ذات والے کا لڑکا گود میں لیں گے اس سے خاندان چلیگا اور زناکاری بھی نہ ہوگی۔

پس نیوگ اُن کے لئے نہیں۔

(باقی آیندہ)

پانچواں وید

ہندوؤں کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ وید اُن معنوں میں جن میں وہ معروفاً چار ویدوں کے بارے میں بولا گیا ہے۔ دیگر بعض کتابوں کے بارے میں بھی آیا ہے چنانچہ خاص طور پر مہابھارت اور تنتروں کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ بالخصوص مہابھارت پانچواں وید کہلاتا ہے جیسے آدی پرب ۶۲ : ۸۶ سے۔ جس میں لکھا ہے اس فاضل آدمی (دویپاین) نے یہ معلوم کر کے کہ دھرم ہر ایک جگ میں ایک پاؤں سے لنگڑا ہو جائیگا اور کہ انسانی زندگی کا عرصہ اور اُس کی طاقت اُس جگ کے مطابق (چھوٹی اور کم) ہوتی جائیگی اور برہما اور برہمنوں کی نظروں میں مہربانی حاصل کرنے کی غرض سے متحرک ہو کر اُس نے ویدوں کو مرتب کیا جہاں سے اُس کا نام **ویدویاس** کہلایا۔ تب اُس نے ویدوں اور **پانچواں وید مہابھارت** کی سومنتا۔ جیمنی۔ پائیل اور اپنے ہی بیٹے سوک اور اپنے شاگرد ویشمپاین (خود مجھکو) تعلیم دی۔ یہاں سے واضح ہے کہ پانچواں وید مہابھارت ہے اور کہ جس غرض سے چاروں وید مرتب ہوئے اُسی غرض سے پانچواں وید بھی مرتب ہوا۔ پھر چونکہ دھرم شاستروں میں لکھا ہے کہ ویدوں کو یعنی اُس کے تینوں حصّوں منتر، برہمن، اپنشد کو صرف وہی لوگ پڑھیں جن کا اپنین سنسکار منتروں کیساتھ ہو چکا ہو اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی مرقوم ہے کہ عورتیں اور شودر اگر ان کو پڑھیں یا سنیں تو وہ پتت ہو جاتے ہیں اور دکھ پاتے ہیں (اتری سینتھا ۱۳۵) تو سوال لازم آتا ہے کہ پھر وہ کس صورت سے مکتی حاصل کر سکتے ہیں؟ تو جواب اُس کا از روئے ہندو کتابوں کے یہ ہے کہ مہابھارت کے پڑھنے اور سننے سے کیونکہ وہ پانچواں وید ہے چنانچہ مہابھارت میں لکھا ہے کہ جس شخص نے بھرت (یعنی مہابھارت) کو پڑھا ہے۔ تو سمجھا جائیگا کہ اُس نے ویدوں کا مطالعہ کیا ہے۔" (مہابھارت آدی پرب ۶۲: ۳۶) "یہ بھرت ویدوں کے برابر ہے۔ یہ مقدس اور افضل ہے۔ جو کچھ سنا جائے یہ اُن سب میں سے نہایت ہی لائق اور مناسب ہے۔ یہ ایک پران (یعنی پرانی کتاب) ہے جس کی تعظیم رشی کرتے ہیں۔ عالم لوگ اس وید کو اُن لوگوں کے سامنے پڑھنے سے بہت دولت کماتے ہیں۔ جو شریف۔ فیاض۔ سچے اور ایمان والے ہیں۔ اس کے پڑھنے یا سننے سے تمام گناہ بلکہ اسقاط حمل کا گناہ بھی ناش ہو جاتا ہے حتیٰ کہ نہایت ہی گنہگار آدمی بھی اس تواریخ کو سننے سے اپنے گناہوں سے ایسا بچ جاتا ہے جیسے سورج راہو سے۔ . . . یہ دھرم شاستر ہے۔ یہ مقدّس ارتھ شاستر ہے یہ مہا موکش شاستر بھی ہے۔ بیقیاس دانا ویاس نے ایسا کہا۔"

(مہابھارت آدی پرب ۶۲: ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۳)

پس ان باتوں سے صاف ظاہر ہے کہ مہابھارت پانچواں وید فی الواقعی ہے۔ اُس کے بیان میں کسی قسم کا انکار (استعارہ یا مجاز) مقصود نہیں جس نے چار ویدوں کو مرتب کیا اُسی نے اس پانچویں وید کو بھی مرتب کیا۔ ویاس جی کی اُس پر مہر ہے جو غرض چار ویدوں کے پڑھنے اور سننے سے ہے وہی غرض پانچواں وید پڑھنے اور سننے سے حاصل ہوتی ہے۔ جیسا وید مقدس سنیتھا کہلاتے ہیں ویسا ہی مہابھارت بھی مقدس اور افضل سنیتھا کہلاتا ہے۔ جو فائدہ چاروں ویدوں سے حاصل ہوتا ہے۔ وہی اس پانچویں وید سے جیسی تعظیم ان کی ہوتی ہے ویسی ہی اس کی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ چاروں وید دوج مردوں کے لئے ہے۔ مگر پانچواں وید عورتوں اور شودروں کے لئے بلکہ دراصل حق پوچھو تو یہ پانچواں وید چاروں ویدوں سے افضل اور زیادہ موثر ہے۔ کیونکہ چاروں وید تو صرف انہیں کو پوتر اور مکتی دے سکتے ہیں۔ جن کا اپنین سنسکار منتروں کے ساتھ ہوا ہو۔

(باقی آئندہ)

مسیحیت

محویت یا مجذوبیت

نمبر اوّل

حدیث عشق ز حافظ شنو نہ از واعظ
اگرچہ صنعت بسیار در عبارت کرد۔

میں ایک ایسے مضمون پر قلم کو چلانے لگا ہوں۔ جو میری بساط ہمت۔ اور عقل سے برتر ہے۔ کوئی مسیح کا عاشق اس پر کچھ لکھتا تو تمام مسیحی فائدہ اُٹھاتے۔ میری تحریر اس مضمون پر ادھورے خیال ہونگے۔ جو صاحبان ہوش وعقل و گرویدگان چرچ اور عاشقان ریت و رسم کے آگے دیوانوں کی بڑ معلوم ہونگے۔ خیر کچھ ہو اب تو میں قلم کو چلا کر جو دل میں خیالات جوش مار رہے ہیں بقول سائیں بلھے شاہ مُنہ آئی بات نہ رہندی ہے کچھ نہ کچھ دیوانگی کا اظہار کئے دیتا ہوں۔

ہمارے عزیز مرحوم بھائی مسٹر فضل نے جو کام بک ڈپو لاہور کے متعلق کیا۔ وہ ایسا کام ہے کہ اس سے پہلے نہ کیا گیا۔ اور نہ معلوم ایسا کام کرنا کب ملیگا۔ اس لئے عرصہ تک نہ کیا جائیگا۔ مسیحی لٹریچر کو جو انہوں نے ترقی دی وہ ظاہر ہے کہ یہ ایک ایسی دوامی خدمت تھی کہ اگرچہ وہ مر گیا (لوگ کہتے ہیں) مگر اُس کا کام جاری ہے۔ وہ خدمت کئے جاتا ہے۔ میں کبھی کبھی ان کو کہا کرتا تھا۔ کہ مسٹر فضل تم باتیں تو بہت کرتے ہو مگر کچھ کر کے بھی دکھاؤ۔ وہ ہمیشہ یہ جواب دیا کرتے تھے۔ کہ دکھاؤنگا اور تم جدا کیا ہوا دیکھو گے آج مجھے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ انہوں نے بہت کچھ کیا اور اب تک کر رہا ہے۔ وہ خیالی مسیحیت کے قائل اور فدائی تھے۔ اس لئے وہ اکثر تصوف کی کتابیں زیر مطالعہ رکھتے تھے۔ وہ عاشق مسیح تھے۔ نہ عاشق مسیحیت۔ اُن کے لٹریچر میں وہ سب کتابیں۔ جو



انہوں نے ترجمہ کیں یا کروائیں اس بات کی شاہد ہیں۔ میں نے ان دنوں وہ سب کتابیں جو انہوں نے قدیم مسیحی شہدا کی بابت چھپوائی ہیں۔ دیکھی ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ مسٹر فضل کام کر رہا ہے۔ وہ زندہ ہے جس طرح وہ مسیحی شہدا زندہ ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی زندہ ہے۔ خدا زندوں کا خدا ہے۔ اُس کی صداقت صاف ظاہر ہے۔ وہ ابراہام۔ اضحاق۔ یعقوب کا خُدا ہے کہ سب اُس کے پاس زندہ ہیں۔ موسیٰ اور الیاس مقدس پہاڑ پر خداوند سے باتیں کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ ہیں پس خداوند کے فرمان کی تصدیق ہو گئی کہ۔

جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ مرے گا میں جیتا ہوں۔ تم بھی جیو گے۔

مسیحی پر موت کا کچھ اختیار نہیں جب وہ مسیح پر ایمان لایا اُس کی موت ہو چکی۔ مگر یہ باتیں صرف واعظین کے وعظوں میں سنائی دیتی ہیں۔ واعظین کی زندگی میں اس کا تذکرہ چرچا شاذ و نادر ہے۔ جب کوئی سچ مچ یہ بات کہتا ہے کہ میں نہیں مرونگا۔ تو لوگ اُس پر ہنستے ہیں۔ اُس کو دیوانہ سمجھتے ہیں۔ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے مسیحیت کے حقیقی درجہ کو یا تو پایا نہیں۔ یا سمجھا نہیں۔ یہ ایک راز ہے جو ہم کو واعظین بتاتے ہیں۔ یا انہوں نے خود اس کو حاصل نہیں کیا ہے جنہوں نے حاصل کیا ہے وہ دنیا کے سامنے پاگل ہیں۔ جن کو عاشقان مسیح مجذوب کے نام سے پکارتے۔ اور دنیا کے سامنے مخبوط الحواس ہیں۔ مثال کے طور پر میں ایک شخص کا حال آپ کو سناتا ہوں جو کسی گذشتہ زمانہ کا واقعہ نہیں۔ بلکہ حال ہی کا ہے۔ میرا اور کئی ایک مسیحیوں کا چشم دید واقعہ ہے۔

باقی آیندہ

ملک بلجیا سے ایک خاص عالم لوگوں کی جماعت روانہ ہوئی ہے کہ کونگو میں پہونچکر سلیپنگ سکینس کی تحقیقات کرے ۔

مسیحی کلیسیائیں اور سیلف سپورٹ

نمبر ۱

خدا کی کلیسیا

کلیسیا خُدا کے لوگوں کی ایک جماعت ہے اوّل یہ کہ اہل جماعت کے باہمی علاقہ کے لحاظ سے جو مسیح میں برگزیدہ اور ایمان سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہیں وہ صرف روحانی اور باطنی کلیسیا ہے۔ دویم اپنے اہل جماعت کے لحاظ اور ظاہر اتحاد سے جیسا کہ وہ ظاہر آیا حسب دستور خدا کے لئے مخصوص ہیں۔ وہ ترکیبی اور ظاہری کلیسیا ہے۔ ابتدا ہی میں ظاہری کلیسیا کا وجود ابراہیم میں پایا جاتا ہے۔ وہ ایک بت پرست گروہ یا آتش پرست خاندان سے نکلا۔ وہ اپنی مخصوصیت کے لئے کلیسیا کا عہدی سر ہے۔ وہ خدا کی ہدایت کو مان کر ملک کنعان کو چلا گیا۔ ابراہیم ایمان سے راستباز ٹھہرا ابراہیم سے اسحاق اور اسحٰق سے یعقوب اور یعقوب سے اسرائیل کے بارہ سردار پیدا ہوئے تب کلیسیا کے ممبر مجموعہ جماعت کی صورت میں دکھائی دینے لگے اور ساتھ ہی کلیسیا کے مخروجی ہر طرف ہوتے گئے۔ اسحٰق سے اسمٰعیل جدا ہوا اور یعقوب سے عیساؤ جاتا رہا اور یوں خاص ہی ممبر کلیسیا کے اہل جماعت قرار دیئے گئے خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادے کے مطابق مصر کی سرزمین میں اس جماعت کی کچھ مدت تو آزادی سے پرورش ہوتی رہی لیکن یوسف کے انتقال کے بعد کلیسیا کے اہل جماعت فوراً غلامی میں دبائے گئے کلیسیا مصر میں سخت ستائی گئی مگر تاہم اس کی تعداد میں روز افزوں ترقی تھی۔ ایسا کہ مصری چھٹکارے کے دن ممبروں کی تعداد ۲۰ لاکھ انسان تھے۔ گو اکثر ممبران نے برگشتگی اختیار کی اور بیابان میں مر گئے تس پر بھی کلیسیا کی کافی تعداد ملک میں داخل ہوئی۔ اور یشوعؔ کے ہمراہ ہو کر اُنہوں نے خدا کے زور سے اپنے وعدہ کی سرزمین کو فتح کر لیا۔ آگے سموایل نبی تک کلیسیا کے اہل جماعت ایک آزمائشی حالت میں تھے تاہم ملک کنعان اس کی موروثی زمین بن گیا۔

پھر سموایل سے داؤد اور سلیمان تک اسرائیلی کلیسیا کل عالم کے وسط ضرب المثل تھی یروشلم میں شاہ اسرائیل سلیمان بن داؤد نے وہ گھر خدا کے لئے تعمیر کیا جس کی عظمت سارے عالم میں پھیل گئی۔ اس کلیسیا کے مخصوص عہدہ دار انبیا بنی اسرائیل اور معمولی عہدہ دار عموماً بنی اسرائیل تھے جب ہمارا مہربان اور رہائے عاصیان یسوع مسیح اس عالم میں تشریف آور ہوا اُس وقت بھی اسرائیلی کلیسیا کا حال یہ تھا کہ اُن میں سے اکثر گروہ دنیا میں پراگندہ ہو کر ظاہرا کلیسیا کے حقوق سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ اور جو اس وقت پاک زمین میں تھے۔ عموماً تو یہوداہ اور بنی بنیامین تھے اور کچھ نہ کچھ باقی فرقوں میں سے بھی پائے جاتے تھے۔ اس کے بعد کلیسیا نئی صورت میں تبدیل ہو کر دنیا میں قائم کی گئی اور خداوند مسیح نے انہیں بھیڑوں اور بروں کا نام دے کر ایمان کی بنیاد پر قائم کیا۔

مسیح کے آسمان پر جانے کے بعد اکثر غیر اقوام بھی کلیسیا کے اہل جماعت ہونے کا منصب پانے لگے اور یوں حق کے فرمان کے مطابق کلیسیا رائی کے دانے کی مثل بہت بڑھنے اور پھیلنے لگی۔ دنیا کے تمام ممالک کیا بر کیا بحر کلیسیا کی معموری سے معمور ہونے لگے۔ مشرق سے مغرب اور شمال سے جنوب تک لوگ کلیسیا کی حیثیت میں ابراہیم کے خاندان میں شامل ہو گئے۔ کیونکہ ایمان والے ہی ابراہیم کے فرزند ہیں۔ اب قریباً ہر ملک میں بہت سے انسانوں کو کلیسیا کی ممبری کا شرف حاصل ہے

(باقی آئندہ)

مضامین

مفلسی

ابھی تو سب کچھ دے مگر کبھی مفلسی نہ دے۔ بیماری ہوگی اُسے بھگت لینگے۔ بےعلمی ہوگی اُسے سہہ لینگے۔ کروری ہی اٹھا سکتے ہیں تلواریں بھی کھا سکتے ہیں۔ پر ایک تنگدستی نہیں اٹھا سکتے یہ کلموہی جس گھر میں جاتی ہو سو سو روپ لاتی ہے۔ بھوکا یہ سلائے۔ پیاسا یہ پھر کائے۔ معصوم بچوں پر ترس یہ نہ کھائے بوڑھے یا جوان پر رحم اسے نہ آئے۔ جی کو یہ جلائے جان کو یہ گھلائے۔ جیتے جی یہ مارے۔ زبردستی بھری یہ بلوائے۔ بھلے چنگے کو بیمار یہ ٹرائے شاہ کو گدا یہ بنادے حکمت میں لقمان ہو اور گرہ میں کچھ نہ ہو تو کوئی منہ نہیں لگاتا۔ مرتبہ میں ولی ہو اور کچھ فیض نہ پہنچائے تو کوئی اُس کے پاس نہیں پھٹکتا۔ فاضل بھی اُس کے آگے اپنا فضل و ہنر بھول جاتا ہے۔ اور عامل بھی اس جن تنگی کے سامنے بولجاتا ہے۔ الٰہی افلاس کس بلا کا جادو ہے۔ کہیاں ذان دینے میں اُدھر دھیان جا پڑا اور موذن غوطے کھانے لگا۔ قرآن پڑھنے میں اُدھر خیال گیا اور متشابہ نے اپنا رنگ جمایا۔ نہ تو نماز ہی میں دل لگتا ہے۔ اور نہ خدا ہی یاد آتا ہے۔ پیٹ میں پڑتی ہو تو سب کچھ سوجھتا ہے۔ بقول شخصے پیٹ پڑی روٹیاں تو سب گلاں ہوٹیاں مفلسی میں نہ ہی کام نہیں آتا اور نہ طاقت ہی کچھ ساتھ دیتی ہے۔ اگر زمینداروں کے پاس نام نہیں تو کہاں سے اور خریدے کس سے قرض اُدھار لائے مفلس اگر بےغرضانہ سلام بھی کریگا تو اُس کے سلام کو سلام روستائی سمجھیں گے اور جو کسی بات کی سچی تعریف بھی کریگا تو اُسے خوشامد سمجھی جائینگے۔ اگر کوئی کتاب بنائیگا تو کبھی مقبول عام نہ ہوگی اور جو کسی امر میں دانشمندانہ صلاح دیگا تو وہ کبھی بےغرضی پر محمول نہ ہوگی۔ اگر مفلس کسی تقریب میں جائیگا اور وہاں خیر بنی ٹھٹی ہوگی۔ تو سب کو اگر چار چار ڈلیاں ملیں تو اُسے دو ہی ملینگی۔ وہ بھی ناک بھوں چڑھا کر۔ بیحیا یہ کہلوائے۔ بےشرم یہ بنوائے۔ جس کا کوئی مرجاتا ہے اُس کے ہاں نہایت درجہ تین دن ماتم رہتا ہو۔ مگر مفلس کا گھر سدا ماتم کدہ اور ماہ محرم بنا رہتا ہے۔ دولتمند سے کوئی قصور ہو تو سب چھپا ڈالیں مفلس سے کچھ خطا ہو جائے۔ تو بانس پر چڑھا دیں مفلس کا مردہ بھی خراب اور اُس کی زندگی بھی خراب بھلا جب جیتے کو کوئی نہیں پوچھتا تو مردہ کو کب پوچھیگا۔ اُس کا جنازہ بھی اُٹھائیں گے تو اس لحاظ سے کہ کہیں ہمارا محلہ نہ سڑ جائے۔ بیماری نے پہلے کسی کو بھوت بنکر چھٹے جی جاتا تو کچھ شرمائی کفن بھی دیا نہیں تو یونہی دبا دیا۔ دنیا میں بھی مٹی خراب ہے۔ اور آخرت میں بھی عذاب ہے۔ پیٹ بھرتا تو عبادت کرتا۔ ثواب کماتا وہاں کے عذاب سے چھوٹتا۔ اب کیا کرے جیسی پڑتی ویسی بھرے۔ ہائے رے مفلسی اگر بیوی ہے تو گہنے پاتے کو ترستی ہے چوڑی مہندی کو پھڑکتی ہے۔ سہاگن ہے تو بیوہ سے زیادہ۔ مال مت والی ہے پر دل افسردہ بیوی تو بیوی میاں کے کپڑے بھی دیکھو گے تو ٹنگے کے توشہ خانہ میں نظر آئیں گے۔ کوئی سود کے بدلے پڑا ہوگا۔ کوئی مول میں دھرا ہوگا۔ اگر گھر کا مکان ہے تو بی مفلسی اُس کی کڑیاں بکوا رہی ہے۔ کواڑ اکھڑوا رہی ہیں۔ بنجبیرے کے چنے لئے جاتے ہیں۔ قلابے دوسرے دن کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اور جو چھپر ہے تو بانس کباڑئے کی دوکان پر پہونچے پھوس جلانے کے کام آیا۔ یا بھٹیارے کے ہاتھ بیچا گیا جب کاٹ کباڑ ختم ہو چکا تو اینٹوں کی نوبت پہونچی جو پہلے مکان کہلاتا تھا اب کھنڈر کہلانے لگا جھونپڑے میں کھڑے رکھے رات کو اوس کھائی تو دن کو دھوپ نے گرمائی دکھائی مینہہ برسا تو ہند کی طرح بھیگا گئے۔ جاڑا پڑا تو اکڑ گئے۔ آندھی آئی تو خاک میں اٹے۔ اولے پڑے تو سر پیٹے۔ مفلسی کیا آئی کہ قیامت آئی۔ اگر خدا نے چاند سی صورت دی ہو معشوق بنایا ہے۔ او بی مفلسی بھی اُس پر ریجھ گئی ہیں تو ایسی خوبصورتی میں سو رخنہ نکال دیئے ہیں۔ چاند سے منہ کا طباق سا منہ ہو گیا۔ بڑی بڑی آنکھوں کی پٹی پٹی آنکھیں کہلانے لگیں۔ اگر چھریرا بدن تھا تو چھپکلی نام رکھا گیا۔ اور جو بھرا بھرا بدن تھا تو گول مٹول دن نام ہوا جتنی بھلائیاں تھیں سب برائیوں سے بدلگئیں۔ کیا تو لوگ انہیں دیکھنے آیا کرتے تھے۔ کیا یہ خود اُن کا ہاتھ تکنے کو جانے لگے۔ نہ وہ قدر رہی نہ وہ بات رہی۔ غریب کی جوانی جاڑوں کی چاندنی کی طرح بےلطفی سے کٹی اگر میاں مفلسا بیگ کسی پر عاشق ہوئے اور بی مفلسی بیگم بھی خبر لگا رہی ہیں تو ہی تل ہوئی۔ ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا۔ انہوں نے جاتے ہی بنتا ہوا معاملہ بگاڑ دیا اول تو یوں ہی بےچارے عاشق کی قدر نہیں ہوتی۔ مگر جب یہ سبز قدم سہاگ بھری تشریف لائیں۔ ان کا پھر ایسا ہوا کہ معشوق کے دل میں بھی سو طرح کی بدگمانیاں پیدا ہو گئیں ؎

مفلسی سب بہار کھوتی ہے　　مرد کا اعتبار کھوتی ہے

اگر اُس کے گھر پہنچے تو یہ گمان ہوا کہ مال تاکنے آیا ہے۔ اگر اس سے بچے تو غریب مفلس سے کیسے جلتا ہے۔ کوئی خود دھکے دیتا ہے۔ کوئی اپنے نوکروں سے نکلواتا ہے جس کے کبھی تم نے نہیں سنا تھا۔ وہ بھی تو کہنے لگا۔ جن کا آپ آپ۔ حضرت حضرت کہتے ہوئے منہ سوکھتا تھا۔ اب ابے تبے کہتے ہوئے انہیں شرم نہیں آتی۔ اس مفلسی کے طفیل گالیاں بھی سُنیں۔ اور جوتیاں بھی کھائیں حاکم کے ہاں گئے تو وہاں بھی اُس کی سلامتی میں داد کو نہ پہونچے۔ چپراسی دو انگل کا پٹا ڈالے ہوئے جب اُنھو نکلنے لگے۔ اہلکار جدا پیچھا نکھانے کو دوڑے۔ حاکم نے بھی بےاعتبار ٹھہرایا۔ لاچار ہو کر روتا پیٹتا اپنے گھر کو چلا آیا۔ شرافت کو اس سے بٹہ لگتا ہے۔ دنیا کے عیب اس میں آجاتے ہیں اور خوبیاں خودبخود دولت کی گست کر چلی جاتی ہیں۔ اگر بےچارے مفلس نے جوں توں کرکے اپنی دختر بداختر کا بیاہ ٹھہرایا تو ادھر جہیز کے لالے پڑے۔ اُدھر کمینوں میں

سلہ سو نشہ جن سلہ عاجز ہوتا ہے ۱۲

چرچے شروع ہوئے کہ اُس کے گھر گھس اُسکے بڑھیل کریں یہاں سے کیا خاک ملیگا۔ اودھر سے حلال خوری آئی۔ گدڑیوں کا سا جہیز دیکھکر ہنس گئی۔ اُدھر سے چماری آئی تو چھدرا پلنگ دیکھکر دانت نکال گئی۔

اور جو خدا نے کوئی برخوردار دیا ہے۔ اور وہ مثل بھی صادق ہوئی ہے کہ مفلسی میں آٹا گیلا اور تنگی میں برخورداری اور اسی حالت میں اُس کے بیاہ رچانے کی بھی دل میں آگئی تو یہاں اس کمبخت کی اور بھی چڑھ بنی۔ طرح طرح کی رسوائی دکھائی۔ کیسا باجا کیسا گاجا کیسی روشنی کیسے براتی کیسا جوڑا ہے۔ باپ براتی ہے تو ماں سمدھن ہے برات چڑھی تو اس دھوم سے اور بیاہ کرنے چلے تو اس خواری سے کہ شہر بھر سے تبری پیٹ رہے ہیں۔ بھاٹ سُوم کا گنّا بنا ہے۔ کوئی تُو تُو کہتا ہے۔ گھر میں آئے تو چولہے آگ نہ گھڑے پانی۔ دولہن نے سسرے کو نکھٹو ٹھہرایا بیٹے نے باپ کو نالائق بنایا۔ غرض اس مفلسی کے سبب بیٹی ہیں پروان چڑھی۔ بیٹیاں بیاہا گیا۔ آدمی کیسا ہی عقلمند ہو مگر مفلسی اس کو بیوقوف بنائے بغیر نہیں چھوڑتی۔ عقیل کو بھی ایک دفعہ بے دم کا گدھا کہلوا دیتی ہے۔ کوئی بے دال کا بودم کہتا ہے۔ کوئی احمق کی دم کہتا ہے ع

چوں زر نیست عشق ٹیں ٹیں۔

بے چارے مفلس کے ناخن دیکھو تو کدالیں سی نکل رہی ہیں۔ موچھوں پر نظر ڈالو تو منھ کے اندر جارہی ہیں۔ ریچھ کے سے بال بڑھ رہے ہیں۔ ساری قیدیوں کی سی شکل بن گئی ہے۔ لوگ اُس سے بھاگتے ہیں۔ وہ لوگوں سے شرماتا ہے۔ ٹوٹی جوتی ہے تو بیٹھا انگرکھا ہے۔ ٹوپی کا چندوا ہے تو گردہ ندارد۔ اور گردہ ہے تو چندوا غائب دولتمندی کے زمانے میں سو شریفوں کے ایک شریف تھے اب سو کمینوں کے ایک کمینے ہیں۔ تعظیم و تو در کنار اب کوئی آنکھ بھی نہیں ملاتا۔ جو لوگ پہلے مسند پر بٹھاتے تھے اب جوتیوں پر بیٹھنے نہیں دیتے۔ جہان کے جاتیں ہیں تو یہ ہیں۔ اُٹھائی گیرے ہیں تو یہ ہیں۔ اگر مسجد میں خدا کا گھر سمجھ کر جا نکلے تو وہاں سے بھی نکالے گئے۔ کسی نے کہا جوتیاں چرانے آیا ہے۔ کوئی بولا بوریے سمیٹنے آیا ہے کسی نے کہا کل بھی تو بدھنیاں لے گیا تھا۔ کسی نے فرمایا سقابہ یہی خراب کر جاتا ہے۔ کائیں کائیں کر کے سب ملانے جھٹ گھر اور بے چارے کو دھکے دے کے نکال دیا۔

انگلستان کی سلطنت جو اس زمانہ کی سلطنتوں پر فوق رکھتی ہے۔ اس کا یہی سبب ہے کہ وہ دولتمندی میں کسی کو اپنے برابر نہیں ہونے دیتی۔ اور کسی کا حق تلف کرتی ہے لین دین کی بڑی کھری ہے۔ انگلستان کا نوٹ ہر جگہ فایدہ سے بکتا ہے اور دیگر سلطنتوں کا نوٹ ٹکے سے بھی کوئی نہیں خریدتا۔ یہ ساری باتیں اہل انگلینڈ کی کفایت شعاری، سوداگری اور آزادی کا ثمرہ ہیں۔

کاش ہمارے بھائی بھی مفلسی کا ساتھ چھوڑیں۔ محنت سے ایمانداری سے حرفت سے صنعت سے مزدوری سے اجرت سے چار پیسے کمائیں۔ دو اُٹھائیں اور دو پیسے وقت کے لئے بچائیں۔ اصل قناعت کفایت شعاری ہے اور سب سے بڑی دولت یہی ایمانداری۔ اپنی قوم میں غیر قوم میں۔ حاکم میں۔ دنیا میں۔ دین میں چار پیسے کی عزت ہے۔ ہاں جو عزت اور حرمت کو دو لونڈیاں سمجھ کر آزاد کر دی وہ چاہے جس طرح بسر کرے ✣ منقول از مخزن

(بقلم عبد الغنی تسکین لودیانوی)

ضرورت

ایس پی جی مشن رُڑکی کے پیری سکول کے لئے ایک ہیڈ ماسٹر جو کہ انٹرنس پاس اور نیز تجربہ کار ہو اور چرچ آف انگلینڈ کا ممبر ہو درکار ہے۔ تنخواہ ۲۵ روپے ۵۵ روپیہ ماہوار تک دیجائیگی اور مکان رہائش مفت ہوگا درخواستیں معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد آنی چاہئیں۔

المشتہر پادری اے۔ اے۔ بلیر صاحب ایس پی جی مشن رُڑکی

ملک کنعان کی سیر

اور تو پاک و صاف ہوگا۔ پر نعمان ملول ہوا اور چلا گیا اور بولا مجھے گمان تھا کہ وہ بیشک میرے پاس نکل آویگا۔ اور کھڑا ہو کے خداوند اپنے خدا کا نام لیگا۔ اور اُس جگہ پر ہاتھ پھیریگا۔ اور کوڑھ کو کھو دیگا۔ دیکھو ابانہ و فرفر دمشقی نہریں اسرائیل کے سارے پانیوں سے کہیں بہتر نہیں۔ کیا میں انہیں نہا دھو نہیں سکتا کہ چنگا ہوں۔

اسٹیشن نمبر ۲ جو نمبر گاؤں کے نام سے نامزد ہے یہ جگہ ایک بڑے تواریخی واقعہ کے سبب مشہور ہے۔ ۱۸۶۰ء میں جبکہ مسلمانوں نے دمشق میں ۶ ہزار مسیحی✻ قتل کر دیئے تھے (اس قتل عام کا ذکر آج تک دمشق کے لوگوں کی زبان پر ہے۔ اکثر مسلمانوں کے ظلم کے موقعہ پر اس کا ذکر کیا جاتا ہے) تو الجیریا کے شہزادہ عبدالقادر نامے نے اس وقت مسیحیوں کی بڑی مدد کی تھی۔ وہ اس جگہ کا رہنے والا تھا اس نے ایک موقعہ پر فرانس والوں سے خوب جنگ کی تھی ابھی دمشق آٹھ میل دور تھا کہ دمشق کی جامع مسجد نظر آنے لگی۔ دمشق ایک نہایت قدیمی شہر ہے۔ اس کا ذکر اکثر اسرائیلی تواریخ کے ساتھ ساتھ آتا ہے۔ ابراہام کا خانہ زاد غلام الیعزر دمشق کا رہنے والا تھا۔ پیدائش ۱۴: ۱۵ میں بھی دمشق کا ذکر ہے۔ خوبہ تک جو دمشق کے بائیں ہاتھ واں کا پیچھا کیا۔ نعمان کوڑھی دمشق کا تھا۔ سلیمان کی مخالفت دمشق میں ہوئی۔ داؤد نے یہاں چوکیاں بٹھائیں نبوتوں میں بھی اکثر دمشق کا ذکر آتا ہے۔ گذشتہ زمانہ میں دمشق کا بندرگاہ صور تھا۔ جو پیشگوئیوں کے مطابق برباد ہوگیا۔ باقی آئندہ

✻ اس قتل عام کے بعد محمدیوں نے دمشق کے مسیحیوں کو پھر کبھی نہیں ستایا۔ اب وہاں سبھی امن میں ہیں۔

انتخاب الاخبارات

ست بچن مہاراج

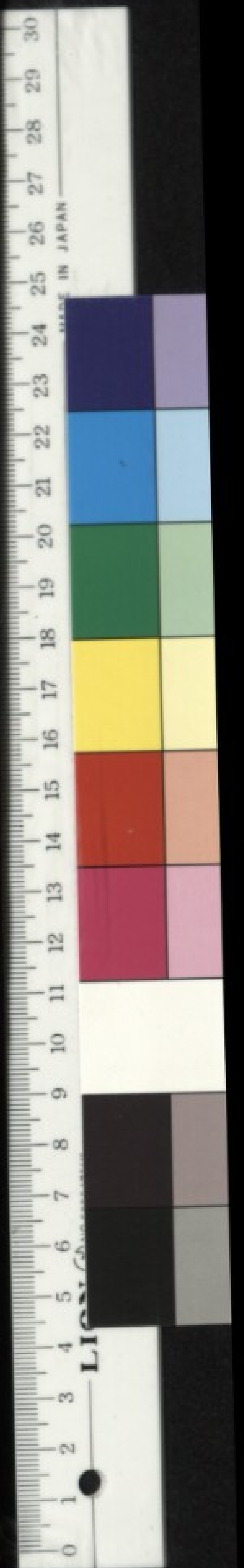
ہمعصر جھنگ سیال رقمطراز ہے کہ ہر ملک ہر علاقہ میں بارہ بارہ کوس پر انسان کی بولی کچھ نہ کچھ ضرور بدل جاتی ہے تو اپنے اردگرد فاصلہ مذکور پر دیکھو تو آپ کے گاؤں سے پورب پچھم۔ اتر۔ دکھن ہر سمت بارہ بارہ کوس طے کرنے پر انسانی زبان میں ابھی خاصی تبدیلی پائی جائیگی۔ میں نے تمام ہندوستان کا کونہ کونہ پھر کر دیکھا۔ میں نے بمبئی حیدرآباد دکن۔ مدراس اور میسور۔ گورکھپور دیکھا میں نے الہ آباد و لکھنؤ بنارس اور کلکتہ دیکھا اور ہر جگہ ہندوؤں کی زبان میں بہت ہی بڑا فرق دیکھا۔ مگر اسوقت میری حیرانی انتہا ہوگئی جبکہ میں نے ہر جگہ ہر شہر ہر قصبہ ہر گاؤں اور ہر بستی میں ایک جملہ کو ہر ہندو کے منہ میں یکساں دیکھا۔ وہ یہی جملہ ہے جس کو میں نے عنوان رکھا ہے۔ (ست بچن مہاراج) ایسے ہر دلعزیز زبان زد عوام جملہ کے معنے بیان کرنا اپنے کو بھنگڑ واضح کرنا ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ جملہ ایسا ہندوؤں کو تباہ و غارت کئے جا رہا ہے جس کا حد و حساب نہیں۔ آپ یہ اعتراض پڑھکر حیران تو ہوئے ہونگے۔ مگر ذرا سوچئے تو سہی!! کیا اسی جملہ نے ہندوؤں کی عقل کا ہاضمہ نہیں بگاڑ رکھا ہے۔ ست بچن مہاراج درمیان آیا اور میرے حقیقی برادر ہندو کی عقل کا عین الف سے اور ق کیاف سے بدل کر (اکل) ہوگیا۔ پنڈت پوتھی بانچتا ہے۔ وہاں پر پرسنگ آتا ہے شری بھگوان کنول سے اتپن ہوئے اور گڑ پر سوار ہو کر۔ برہم پوری میں آئے ہندو کہتا ہے۔ ست بچن مہاراج۔ جب پرتھوی پر کرم ہونے لگے۔ جب گئو برہمن کی ہر آوری ہونے لگی۔ جب چھتریوں۔ ویشیوں نے برہمنوں کی سیوا پوجا کا دھیان تیاگ دیا تو دھرتی گئو کا روپ دھار کر برہما جی کے پاس فریادی گئی۔ وہ کہتا ہے "ست بچن مہاراج" عام بھری ہوئی سبھاؤں میں پبلک جلسوں میں۔ بلکہ حکام کی عدالتوں میں میونسپلٹی کے اجلاسوں میں۔ اسے پوچھی جاتی ہے پریزیڈنٹ پوچھتا ہے کیا حرج ہے اگر دودھ پر بجائے دو آنہ فی روپیہ کے چھ آنہ فی روپیہ محصول لگایا جاوے۔ تمام ہندو ممبر یک زبان ہوکر "ست بچن مہاراج" پریزیڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ گئو کشی کی شکایت ہے اگر دو سو روپیہ کا ایک اور انسپکٹر بھرتی کر لیا جائے سب کے سب۔ ست بچن مہاراج۔ ہاں اگر وکٹوریا گارڈن کے لئے دو ہزار روپیہ کے سر سبز سنہری کے پودے آسام سے منگائے جائیں تو آپ لوگوں کو کوئی اعتراض ہے سب ممبر "ست بچن مہاراج" دیوی مہارانی ملکہ معظمہ جی کا باغ ہے ضرور منگانے چاہئیں۔ (جھنگ سیال)

معزول شاہ ایران

اٹولی میل کے نامہ نگار مسٹر فلمنگ نے اوڈیسہ سے محمد علیشاہ معزول شہنشاہ ایران کے دلچسپ حالات بیان کئے ہیں کہ وہ کیسے آرام سے وہاں اپنی زندگی بسر کر رہے ہیں طہران میں ہزار طرح کی فکر و تشویش تھی۔ مگر اب ایک امیر کبیر کی مانند وہ بے خل و غش چین اڑا رہے ہیں۔ معزول شاہ کا مزاج بالکل بدل گیا ہے۔ وہ زود رنج اور ضدی اور تند مزاج بادشاہ تھے۔ مگر اب مغربی دنیا کی آب و ہوا میں نقشہ تبدیل ہوگیا ہے۔ وہ روز کسی نہ کسی صنعتی کارخانہ کو دیکھتے ہیں۔ اور کلوں کے چلنے اور ہر ایک شے کی سائنٹفک ساخت کے حالات دلچسپی سے معلوم کرتے ہیں۔ وہاں انہیں معلوم ہوا کہ روزانہ اخبارات کا چھاپنا سلطنت کے کام سے آسان نہیں ہے۔ وہ روسی زبان ایک پروفیسر سے سیکھتے ہیں۔ اکثر موٹر کار یا دو گھوڑوں کی گاڑی یا زین سواری پر بازاروں میں سیر کو نکلتے ہیں۔ وہ علی الصبح بیدار ہوتے ہیں اور اپنی کوٹھی کے برآمدہ پر کافی نوش کرتے ہیں۔ جہاں سے سمندر کا دلفریب نظارہ پیش نظر ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ شہزادوں کے ساتھ جن کی عمر سات و پانچ سال کی ہے۔ اور جنکا نام محمد مہدی مرزا اور محمد حسن مرزا ہے باغ کی گلگشت کرتے ہیں۔ ۹ سے ۱۱ بجے تک خط و کتابت میں مصروف رہتے ہیں۔ ۱۱ سے ۱۲ بجے تک روسی زبان کی تعلیم لیتے ہیں۔ ۱۲ سے ایک بجے تک کھانا کھاتے ہیں۔ ابتدا میں ایک ہوٹل سے ان کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر بعد میں طہران سے باورچی بلائے گئے۔ اوڈیسہ کے لوگوں نے شاہ کو بازاروں سے گزرتے اس کثرت سے دیکھا ہے کہ اب کوئی ان کو بنظر حیرت نہیں دیکھتا۔ وہ ایک روسی جنرل اور اعلیٰ روسی حکام کے سوا شاہ کا اور کسی سے میل جول نہیں ہے مگر وہ کسی ملاقاتی سے معاملات ایران کا ہرگز ذکر نہیں کرتے شاہ کے حرم میں ۱۲ بیگمات ہیں۔ وہ اکثر برقع پوش حمام کو جایا کرتی ہیں۔ جس کوٹھی میں شاہ مقیم ہیں وہ دو منزلہ ہے اور اس میں ۴۰ کمرے ہیں۔ اس میں سامان آرائش کچھ ایرانی کچھ یورپین طریقہ کا ہے۔ گاڑی گھوڑے۔ موٹر کار اور کوٹھی کا کرایہ سب ملاکر ۱۲۰۰۰ پونڈ سالانہ کا خرچ ہے اور یہ خرچ زار روس اپنی جیب خاص سے ادا کرتے ہیں۔ اور شاہ معزول کے ساتھ ہر پہلو سے روس کے شاہی مہمان کا سلوک کیا جاتا ہے۔ (ٹائمس نیوز)

تلقین اتحاد

رائٹ آنریبل مسٹر امیر علی اور ہز ہائنس سر آغا خاں نے اپنی اپنی تقریروں میں جو مسلم لیگ کے اجلاس میں سنائی گئیں اپنی قوم کے لوگوں کو صلاح دی ہے۔ کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے اتحاد بغیر ملک کبھی ترقی نہیں کریگا دونوں عالی خیال لیڈروں نے نہایت مدبرانہ خیالات ظاہر کئے ہیں جو ان لوگوں کے لئے سخت مایوسی بخش ہونگے جو ہندوؤں کے ساتھ بغض و عناد رکھنے کو سب سے بڑی قومی خدمت اور متبرک ترین فرض سمجھے بیٹھے ہیں۔ ان میں بعض اخبار نویس بھی شامل ہیں جو



ہندوں کو بائیکاٹ کرنے کے لئے ایک اشرفی انعام دیکر مضامین لکھواتے ہیں یہ لوگ تو ضرور تلملائے ہونگے کہ مسلمانوں کے وہ لیڈر جن پر تمام قوم کو اعتماد ہے۔ اُن کی دلی آرزوں کے خلاف یہ کیسا اتحاد و عظا اتحاد کر رہے ہیں۔

ہز ہائنس نے اپنی تقریر کے دوران میں فرمایا ہے۔ چونکہ اب مسلمانوں نے کوشش کر کے اپنے حقوق کو معقول طور پر تسلیم کرا لیا ہے اب ہمیں یہ خیال کرنا نہیں چاہئے کہ ہمارا مطلب اور ہماری غایات کیا ہیں اور ہندو بھائیوں کیساتھ مشترکہ فوائد کیا ہیں۔ اور فرقہ وار ہمارے خاص منافعہ کیا ہیں جو ہمارے قائمقاموں کی فوری اور مستقل توجہ کو اپنی طرف منعطف کرانیوالے ہیں۔ ہمارا سب سے پہلا اور مقدم فرض یہ ہے کہ اپنے بادشاہ اور اس کے وارثوں اور جانشینوں کے ساتھ عملی وفاداری دکھائیں اور اس کا ثبوت دیں اور اپنی کوششوں سے ہندوستان میں برٹش حکومت کی بنیادیں مضبوط کریں اور اسی طرح وفاداری کے جذبات کو جو ملک میں پائے جاتے ہیں مستحکم بنا کر اس سلطنت کے استحکام کے واسطے کوشش کریں اور اس عظیم الشان سلطنت پر جس کے ہم بھی حصہ دار ہیں۔ سچا فخر کریں۔ اور دیگر اقوام جو ہماری ہم وطن ہیں۔ ہمدردی محبت اور مشترکہ فوائد کے رشتوں میں منسلک کر کے متحد کریں۔ پھر مسلم یونیورسٹی کے متعلق فرمایا کہ علیگڑھ سے مسلمانوں کا آکسفورڈ بنانا چاہئے۔ جس کی طرف تمام مسلمان روشنی اور ہدایت کے لئے رجوع ہوں۔ نوخیز پشت کے سامنے پرانے عربی علوم کا ڈھیر لگا دینا چاہئے۔ جس سے ان کی اخلاقی روحانی زندگی نمونہ حاصل کرے۔ جو اس وقت فی الواقع ہماری مالی حالت سے بھی بدتر ہے۔ نصاب تعلیم میں سنسکرت لٹریچر اور زبان اور دیگر علوم شرقیہ کو بھی وسیع ممتاز جگہ ملنی چاہئے۔ تاکہ ہم قدیم ہندو تمدن کے بہترین عنصر۔ ہندو فلسفہ کی ابتدا اور اس کی ماہیت و ترکیب ان کے مذہب سے بخوبی واقف ہوجائیں اور ہم اُن کے رسم و رواج سے باخبر ہو کر اُن کی عزت ہمارے دلوں میں پیدا ہو۔ (آرمی نیوز)

عروس البلاد کی بربادی

دنیا کے نامی شہروں میں سے شاندار اور خوش قطع شہر جس کو دنیوی جنت یا عروس البلاد کہتے ہیں۔ وہ فرانس کا دارالخلافہ پیرس ہے جس کی خوبصورت عمارتوں و باغات اور بازاروں کو دیکھکر انسان دنگ رہ جاتا ہے جو علم و ہنر کا چشمہ۔ دولت و حشمت کا منبع اور انسانی صنعت کا بہترین نمونہ سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس عالیشان شہر پر ہفتہ گذشتہ میں غضب الٰہی طغیانی کی صورت میں نازل ہوا۔ شدت باراں سے پہاڑوں کی برف دفعتہ پگھلجانے سے دریائے سین بے حد طغیانی پر آیا اور شہر میں گھس آیا۔ بڑی بڑی فلک کشیدہ عمارتیں سرنگوں ہوگئیں۔ جن بازاروں میں بجلی کی روشنی سے رات کو دن کی کیفیت رہتی تھی۔ جہاں شانہ سے شانہ چھلتا تھا۔ جہاں موٹر کاریں اور ٹریموے دوڑا کرتی تھیں۔ وہاں کشتیاں چلنے لگیں۔ لوگ اپنے ہی مکانوں میں قید ہو گئے۔ بڑے بڑے امرا تنگ گھروں میں بیٹھے ہوئے فاقے کرنے لگے۔ اور بھوک سے تنگ آکر دریچوں میں سے روٹی کے لئے رو رو کر التجائیں کرنے لگے۔ دریا کئی روز تک چڑھتا رہا حتی کہ پلوں کے برابر آگیا۔ کئی پل بہ گئے شہر کا مرکزی حصہ جھیل بنگیا تمام بڑی بڑی عمارتوں کے چاروں طرف پانی ہی پانی بازاروں میں سات فیٹ پانی بہتا تھا۔ درخت اور تار برقی کے ستون دریا میں بہ گئے کئی ایک ریلوے ٹنلوں میں پانی داخل ہوگیا۔ ایک محلہ کے باشندے کئی روز تک فاقوں مرتے رہے۔ روٹی بیچنے والوں نے قیمت زیادہ کردی تو لوگوں نے دوکانیں لوٹ لیں۔ طغیانی سے عمارتوں کو جو نقصان ہوا اُس کا تخمینہ سرکاری طور پر شروع میں ۲۰ کروڑ پونڈ (۹ ارب روپیہ) تک کیا گیا تھا۔ مگر بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تخمینہ کم تھا یہ طغیانی اٹلی اور سپین تک پہونچی ہے جہاں سے دریائے سین گذرتا ہے لاکھوں آدمی بے خانماں ہوگئے صرف پیرس کے گرد نواح میں جو لوگ طغیانی کے ہاتھوں سے مفلس ہو گئے اُنکی تعداد ۲ لاکھ ہے۔ تمام سرکاری عمارتوں اور مدرسوں میں جو منہدم ہونے سے بچ گئے لوگ پناہ گزیں ہیں۔ فوجی حکام نے ۲۰ ہزار آدمیوں کے لئے بستروں کا انتظام کر دیا ہے۔ باوجود سخت نگرانی کے بدمعاش لوگ خالی مکانوں کو لوٹ رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ گرفتار بھی ہوئے ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ ان کمبختوں کے گولیاں ماردینی چاہئیں۔ لیکن گورنمنٹ ایسی سخت سزا دینی مناسب نہیں سمجھتی۔ ۳۰ جنوری کی خبر ہے کہ دریا ۲۰ انچہ اتر گیا۔ بازاروں کی سڑکیں نظر آنے لگیں۔ مگر جابجا کیچڑ اور ریت کے ڈھیر لگے ہیں۔ ریلوے لائن کے ٹوٹ جانے سے ایک گاڑی ٹنل کے اندر [illegible] ۳۰۰ [illegible] ہوگئے۔ مینشن ہوس لنڈن میں مصیبت زدگان پیرس کی امداد کے لئے چندہ کھولا گیا ہے۔ جس میں ایک ہزار پونڈ جمع ہوچکا ہے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے ایک ایک ہزار پونڈ علیحدہ عطا کیا ہے۔ شاہ اٹلی نے ۲ ہزار پونڈ گورنمنٹ ٹرکی نے ۵ ہزار فرنگ۔ سوئٹزرلینڈ نے ۵۰۰ پونڈ اور امریکہ سے بہت بڑی رقم ملنے کی اُمید ہے (ر۔م)

الہ آباد میں انسداد طاعون کی تدابیر کے متعلق چوہوں کا پکڑنا اور مروانا بھی اختیار کیا گیا ہے۔ وہاں کے چنگی خانہ میں چوہے پکڑنے کے پنجرے بطور ذخیرہ کے رکھے گئے ہیں۔ ہر شخص وہاں سے مستعار لے سکتا ہے۔ اور حکم دیا گیا ہے کہ جو لوگ چوہے پکڑ کر پیش کرینگے۔ اُن کو ایک پیسہ فی چوہا بطور انعام کے دیا جائیگا اور اُمید کی جاتی ہے کہ غربا کے لئے یہ اُجرت مفید ہوگی۔ (عام)

گلدستۂ اخبار

کلکتہ کی انجمن اسلامی نے خانبہادر شمس العلماء کی یادگار کے لئے ایک عام چندہ کھولنا منظور کیا ہے +

وکٹوریہ ہال کلکتہ کی عمارت کا ٹھیکہ عنقریب منظور کرینگے ۷۵ لاکھ روپیہ لاگت ہوگی +

بمبئی کے سر فضل بھائی کریم بھائی نے علیگڈھ کالج کو ایک دس ہزار نقد اور ایک گھوڑا جماعت شہسواری کے لئے دیا +

قاضی کبیرالدین اور ایک پارسی دوست نے بھی ایک ایک ہزار دیا۔ اور بھی ۲۰۰۰ وصول ہوا۔ مبارکباد ہے +

سرحدی صوبہ کے چیف کمشنر بہادر بنوں آتے ہیں یہاں وزیر کابل سے مشورہ کرکے لوٹ مار کا انسداد کرینگے۔

امریکن مقام ریمیرو میں کلوریڈو کی آہن و ہیرم کمپنی سرنگ میں پھٹنے کا سخت مہلک حادثہ ہوا ہے۔ اس ناگہانی حادثہ سے ۹۴ کاریگر دب گئے جو زیادہ تر روسی یا ہنگری باشندے پائے گئے ہیں ۹۔ لاشیں نکالی گئیں کان پریمیرو کا شہتیر بھی ٹوٹ گیا اور ۳۲ لاشیں نکلیں۔ وجہ معلوم نہیں ہے +

پیرس کی سین ندی دو فٹ اتر گئی۔ دو گھنٹہ میں ایک انچہ اترتی ہے۔ بعض مکانات خطرناک ہو رہے ہیں۔ نشیبی میدان تالاب بن رہے ہیں۔ صرف شہر پیرس میں ساٹھ کروڑ روپیہ سے بھی زیادہ کا نقصان ہوا ہے بدبو سے دماغ پراگندہ ہوتا ہے۔ واقع بدبوا دویہ بافراط برتتے ہیں شہروں کی تباہی عظیم ہے +

کونسل آئین ہند کے افتتاحی جلسہ میں حضور وائسرائے نے تقریر زبانی وہ ہندی پریس والوں کو چوکس کرنے والی ہے اس سے ظاہر ہے کہ پریس کی سختی کا اور قانون بھی عنقریب جاری کرینگے۔ تاکہ انقلاب پسند سیدھے کئے جائیں۔ عبرت بخش +

لوکل

مورخہ ۵ فروری ڈھائی بجے دن کے جناب فیض مآب حضور نواب سر لوئیس ڈین صاحب لفٹنٹ گورنر صوبہ پنجاب بسواری موٹر کار انبالہ سے لودیانہ تشریف لائے گرینڈ ٹرنک روڈ ایک میل تک ذیلداران نمبرداران سفید پوشاں رئیساں شہر مدارس طلباء و مشنری وغیرہ سپاہیاں سے دو طرفہ بھری پڑی تھی اور جابجا باجے بج رہے تھے حضور لاٹ صاحب ممدوح نے خانصاحب محمد ظفر خاں تحصیلدار لودیانہ کیساتھ مصافحہ فرما کر اپنے ساتھ موٹر کار میں سوار ہونیکا شرف عطا فرمایا۔ ۶ فروری کو مقام رہا۔ ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ سات کو کوہارہ کی طرف تشریف لیگئے۔ لودیانہ سے کوہارہ تک عجیب نظارہ تھا۔ جابجا قصیدے پیش کئے گئے۔ باجے اور فونوگراف بجائے گئے جب سواری حد سمرالہ میں پہنچی تو لاٹ صاحب بہادر وجملہ سٹاف نے تحصیلدار صاحب سے ہاتھ ملاکر انکو رخصت کیا۔ اس وقت تحصیلدار صاحب نے یہ تقریر فرمائی۔ خداوند کریم حضور کو مع خاندان ولوکل سٹاف خیر و عافیت سے رکھے۔ اور آپکا سایہ عاطفت ہمیشہ کے لئے ہم لوگوں کے سروں پر قائم رہے اور جیسا کہ ہم اپنے شاہنشاہ عادل ایڈورڈ ہفتم کے سایہ ظل میں امن سے زندگانی بسر کرتے ہیں اسی طرح زندگی بسر کرتے رہیں۔ بھلا کبھی کسی نے سنا ہوگا کہ جناب لاٹ صاحب بہادر نے ذیلداراں اور نمبرداراں سے بایں مہربانی پیش آئے ہوں اور ہاتھ ملایا ہو یہ صرف ہمارے مہربان خانصاحب محمد ظفر خانصاحب تحصیلدار لودیانہ کی مہربانی ہے کیوں نہ ہو خانصاحب مذکور خانصاحب محمد مظفر خاں مروت رئیس بنوں کے صاحبزادے ہیں انکا خاندان خاندانی شرافت اور وفاداری سرکار انگلشیہ میں ضرب المثل ہے۔ خانصاحب نے اپنی جان کو خطرہ میں ڈالکر جناب گیسن صاحب ڈپٹی کمشنر و کرنیل ایل صاحب کو سرحد وزیرستان میں غازیوں کے حملہ سے بچایا اور سول میں یہ پہلی نظیر ہے کہ تحصیلدار صاحب موصوف کو آرڈر آف میرٹ کا تمغہ عطا ہوا تحصیلدار صاحب تین ماہ سے تحصیلدار بحال مقرر ہوکر آئے ہیں۔ اس عرصہ میں جو جو اصلاحیں جناب نے کیں ہیں۔ سب پر روشن ہیں۔ خانصاحب کے اس مہربان سلوک سے ثابت ہوگیا کہ حکام بالادست خاندانی اور شریف دیسی افسران کی کیسی قدر کرتے ہیں خدا ایسے نیک اور شریف حاکم کو دیر تک ضلع لودیانہ میں برسر حکومت رکھے۔ آمین ثم آمین

دعا ہے یہ اب پیش رب عباد
محمد ظفر خاں ہمیشہ ہو شاد

راقم ماسٹر راد ہاکشن لوکل کارسپانڈنٹ لودیانہ

نوٹس

اطلاع دیجاتی ہے کہ لودیانہ پریسبیٹری کا اجلاس شہر لودیانہ میں بروز پہلا بدھوار بتاریخ ۲ ماہ مارچ بوقت ۱۱ بجے صبح منعقد ہوگا۔ پریسبیٹری کے تمام لائی سنشیٹ صاحبان اپنی اپنی سالانہ رپورٹیں ساتھ لیکر حاضر ہوں۔

المشتہر پی سی۔ ایل سٹیٹیڈ کلارک۔ روپڑ

رسید زر

سپرنٹنڈنٹ سی۔ بی۔ سکول سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر مسٹر گسیتا سنگھ ۱۹۰۹ء ۸ر۔ پادری ڈبلیو ایس ڈم بوب سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر سپرنٹنڈنٹ ایوکن سکول سنہ ۱۹۰۹ و ۱۹۱۰ء عہ۔ مسٹر پی تھارین للعہ۔ مسٹر اے۔ ڈونیل سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری ای۔ ای کیمبل واسطے جیون خاں سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر پادری احمد شاہ سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر بی۔ بی۔ رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر پادری ملک روشن خاں سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر پادری۔ ای۔ ایچ سی۔ ڈونکن سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر مولوی نجیب اللہ سنہ ۱۹۰۹ء ۸ر مسٹر شیر شاہ سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جے۔ جی۔ معہ تقایا سنہ ۱۹۱۰ء للعہ۔ حافظ احمد مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر مس ایم۔ ای۔ پریٹ سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پنڈت سب نداس سنہ ۸ر منشی کیبرال سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر پادری نظام الدین سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر



پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جب وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۰۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے +

رپورٹ نیے پراسپکٹس در دو انگریزی مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستورالعمل نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۲ عہ

ہندوستان پنجاب " " ۳ عہ

غیر ملک سے " " ۴ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۳ عہ	۴ ہے	ے
چوتھائی کالم	۴ ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	۱۵ عہ
پورا کالم	عہ	۱۵ عہ	۲۰
پورا صفحہ	۲۰	۳۰	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ مابعد کے لئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ :۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو اور پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھیجی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بھیجنا چاہتے ہیں انکو ۲۵ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جائیگا +

جو کتابیں خاص قیمت پر بیچی جاتی ہیں انپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عہ
رومن اردو معہ راگ	.. .. ..	ہے
رومن اردو کاغذی جلد	.. ..	۸
شبد و غزلیں	فارسی اردو ..	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضا	ہندی	۶ پائی

سی۔پی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ، اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۔ ۳ یا زدہ للعہ، کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کونول وکیرم وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا لعہ سے ماصہ تک کرد کونول لعہ،

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) جو کہ انگریزی ویونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپنے انگریزی کمپیجرس اور پیٹینٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پٹیر و لیم املشن۔ ٹیول گریالٹ سرپ۔ ماریول۔ پلز۔ لگ لائیڈس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ طباشیر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوکھ لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے (ع۱۲) محصولڈاک بذمہ خریدار +

ہیلتھ ریسٹورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے پھر ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلودھر۔ باؤگولہ۔ بدہضمی۔ پیٹ میں ہوا کا بھرنا کھٹی ڈکار۔ دودہ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم۔ پرانے دست و پیچش۔ ہیضہ وغیرہ ۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی ویونانی نہایت ہی مقوی پرتاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۴۰ گولیونکی دو روپیہ (عہ)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے +

پتا:۔ ایچ متھالیس دفرلیشن پروپرائٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ اسلئے کم قیمت رکھی ہے کہ خاص وعام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ے؍ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۱۲؍ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے + المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور +

ان سے بڑھ کر اور معتبر شہادت کیا ہو سکتی ہے

۱ پروفیسر میا سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص جس کی آنکھ میں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کرا کے مایوس ہو چکا تھا۔ برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔ راقم مہاراجہ کنور جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست ٹکوہی گورکھپور +

۲ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے میں نے اپنے تجربے میں کوئی آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا جن کی آنکھوں میں خدا بھی کسی قسم کی شکایت ہے میں بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہے اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہے ضرور ہے کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور +

۳ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا اسکو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھندے کے لئے نہایت ہی مفید ہے اسوقت میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا انکی نسبت بعد کو لکھونگا۔ راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ و اڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ +

۴ جناب پروفیسر میا سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہے بصارت کو طاقت بخشتا ہے تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہے واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہے۔ راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان اودھ +

۵ جناب من تسلیم چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہے اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے۔ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرمائیں۔ راقم ڈاکٹر دولی احمد

(بابو ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ او۔ ڈی اڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شایع ہوا)